کیرٹ کم زیادہ ہو تو سونے کے بدلے سونے کی خرید و فروخت کا حکم

ریفرنس نمبر:IEC-747 تاریخ:03-12-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ سونے کا سونے کے ساتھ کمی زیادتی کر کے تبادلہ کرنا سود کے زمرے میں آتا ہے، تو کیا کیرٹ میں فرق مثلاً 18 کیرٹ کے زیور کا 22 کیرٹ کے زیور کے ساتھ تبادلہ بھی شرعاً سود ہی شمار ہوگا؟ جب کہ دونوں زیورات کا وزن ایک جیسا ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سونا ان چھ چیزوں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ ان کی خرید و فروخت کے لئے ضروری ہے کہ کسی ایک طرف سے بھی اضافہ نہ ہو یعنی دونوں طرف کی مقدار بھی برابر ہو اور کسی طرف سے بھی ادھار نہ ہو۔ دونوں میں سے ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو سود لازم آتا ہے۔ فقہائے کرام نے یہ واضح کیا کہ اموالِ ربویہ میں اصل اعتبار وزن کا ہے، اس کے وصف یعنی اعلیٰ اور ادنیٰ کوالٹی کا کوئی اعتبار نہیں۔ کیرٹ سونے کے خالص پن کا ایک معیار ہے جو سونے کے وصف (کوالٹی) کو ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں کم کیرٹ والے سونے کا زیادہ کیرٹ والے سونے سے تبادلہ کرنا شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ دونوں کا وزن برابر برابر ہو، اور یہ تبادلہ نقد ہو، کسی بھی طرف سے ادھار نہ ہو۔

اموالِ ربویہ میں وصف کا کوئی اعتبار نہیں جیسا کہ در مختار میں ہے: ”وجید مال الربا وردیئہ سواء“

ترجمہ: اموالِ ربویہ میں جید (اعلیٰ کوالٹی) اور ردی (ہلکی کوالٹی) برابر ہیں۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: ”أی فلا یجوز بیع الجید بالردیء مما فیہ الربا إلا مثلا بمثل لإھدار التفاوت فی الوصف“ ترجمہ: یعنی وہ اشیاء جن میں سود پایا جاتا ہے ان میں سے جید کی بیع ردی کے ساتھ کرنا اسی وقت جائز ہے جب وہ برابر برابر ہوں کیونکہ وصف میں فرق بے فائدہ ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، ج 05، ص 179، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”اموالِ ربویہ میں شرعِ مطہر نے وصف کا اعتبار ساقط فرمایا ہے ولہٰذا ان کا جید وردی یکساں ہے۔“

(فتاوی رضویہ، ج17، ص324، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاہور)

آپ علیہ الرحمہ مزید ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”عام کتبِ مذہب میں تصریح ہے کہ علتِ ربا اتحادِ قدر و جنس ہے، اس کے بعد وزن میں برابری فرض ہے، مالیت کا کچھ لحاظ نہیں مثلاً کھری چاندی کا عمدہ زیور کہ صناعی کے باعث اپنے وزن سے دوچند قیمت کا ہو گیا ہو، جب چاندی کے عوض بیچیں تو فرض ہے کہ دونوں کانٹے کی تول برابر ہوں، اختلافِ مالیت پر نظر کرکے کمی بیشی کی تو حرام اور ربا ہو جائے گا۔ **یونہی عمدہ سونا پچیس روپے تولے والا، خراب سونے دس روپے تولے والے سے بیچیں، جب بھی فرض ہے کہ وزن بالکل یکساں ہو، اس کا خیال نہ کریں گے کہ اس کی مالیت تو اس سے ڈھائی گنی ہے۔**“

(فتاوی رضویہ، ج17، ص612، مطبوعہ رضا فاونڈیشن، لاہور)

سونے کی سونے سے بیع میں وزن کا برابر ہونا اور سودے کا نقد ہونا ضروری ہے جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: ”چاندی کی چاندی سے یا سونے کی سونے سے بیع ہوئی یعنی دونوں طرف ایک ہی جنس ہے، تو شرط یہ ہے کہ دونوں وزن میں برابر ہوں اور اُسی مجلس میں دست بدست قبضہ ہو یعنی ہر ایک دوسرے کی چیز اپنے فعل سے قبضہ میں لائے۔“

(بہار شریعت، ج2، ص821، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

11 جمادی الاخری 1447ھ / 03 دسمبر 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com